فاتحہ
خلف الامام
آمین بالجہر رفع یدین
اور دیگر اختلافی مسائل
قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیق انیق

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تعلیمی نصاب کے عین مطابق

فقہ حنفی اور حدیثِ رسول ﷺ

سردار احمد حسن سعیدی

﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾

مسلکِ حنفی کے مطابق مسائل فقہیہ اور احادیث مبارکہ کا حسین مرقع

طلباء و علماء اور عوام الناس کیلئے یکساں مفید

فقہ حنفی
اور
حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف

فاضل جلیل مولانا سردار احمد حسن سعیدی مدظلہ العالی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر
ضیاء العلوم پبلی کیشنز
یو128 بازار تلواڑاں راولپنڈی
فون: 0333-5166587

نام کتاب	فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلف	سردار احمد حسن سعیدی
نظر ثانی	مولانا محمد اسحاق ظفر
کمپیوٹر گرافکس	قاضی محمد یعقوب چشتی
پروف ریڈنگ	حبیب الرحمٰن عباسی، اکرام حسین
تعداد	ایک ہزار
صفحات	136
اشاعت	چہارم
قیمت	45روپے
ناشر	سید شہاب الدین شاہ

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

یو128 بازار تکواڑاں راولپنڈی

0333-5166587-051-4450404-FAX-051-4580404

Email: ziauloom@isb.paknet.com.pk

☆☆☆

فہرست مضامین

کچھ مؤلف اور مؤلف کے بارے میں ۱۱

پیش لفظ ۱۳

۱۔ حدیث کا بیان

۱	حدیث کا لغوی اور شرعی معنی	۱۸
۲	حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت	۱۸
۳	حدیث صحیح کی وضاحت	۱۸
۴	حدیث حسن کی وضاحت	۱۹
۵	حدیث ضعیف کی وضاحت	۱۹
۶	حدیث صحیح، حسن اور ضعیف سے کون سے مسائل ثابت ہوتے ہیں	۱۹
۷	کن وجوہ کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۱۹
۸	متعدد سندوں سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۱۹
۹	اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۲۰
۱۰	مجتہد کے استدلال سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۲۰
۱۱	صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۲۱
۱۲	کشف صحیح سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے	۲۱
۱۳	حدیث ضعیف کو امت قبول کرے تو وہ قوی ہو جاتی ہے	۲۲
۱۴	فائدہ	۲۲

۲۔ تقلید کا بیان

۱	تقلید کی تعریف	۲۴
۲	کن مسائل میں تقلید جائز نہیں ہے	۲۴
۳	جن مسائل میں تقلید ضروری ہے	۲۵
۴	قرآن مجید سے تقلید کا ثبوت	۲۵
۵	اولی الامر کون لوگ ہیں؟	۲۶
۶	اہل ذکر کون لوگ ہیں ؟	۲۶
۷	یستنبطونہ سے کون لوگ مراد ہیں؟	۲۶

تقلید کا بیان

مسئلہ :- ہر وہ شخص جو قرآن و حدیث کا عالم نہیں اور وہ عالم جو غیر مجتہد ہے، کے لئے کسی امام مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے مسائل اخذ کرنے کے لئے بہت سے علوم وفنون میں مہارت تامہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنی ساری زندگی وقف بلکہ خرچ کرنا پڑتی ہے اور ظاہری بات ہے کہ ہر شخص اپنے معاشرتی مسائل اور معاشی ضروریات و مصروفیات کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا اس لئے فروعی مسائل کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے ان کا ائمہ مجتہدین کی پیروی اور تقلید کرنا لازمی قراد دیا گیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

تقلید کا لغوی معنی :- ہار پہنانا ، گلے میں پٹہ ڈالنا ۔

فقہی تعریف :- کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل اور حجت کے عمل کرنا۔

علامہ عبد الغنی نابلسی لکھتے ہیں :

”أنَّ التَّقْلِيْدَ هُوَ قَبُوْلُ قَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهِ“

کسی کے قول کو دلیل کے پہچانے بغیر قبول کر لینا تقلید ہے ۔

(خلاصة التحقيق في بيان حكم التقليد ص ٤)

وہ مسائل جن میں تقلید جائز نہیں

عقائد اور وہ احکام شرعیہ جو قرآن و حدیث سے صراحتاً ثابت ہیں ان

میں کسی کی تقلید جائز نہیں ۔

عقائد : جیسے توحید، رسالت، قیامت، جنت دوزخ، وجود ملائکہ وغیرہ۔

شرعی احکام : جیسے نماز ، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت۔ سود، خنزیر، شراب اور زنا کی حرمت ۔

وہ مسائل جن میں تقلید ضروری ہے

تمام فروعی مسائل جن کا تعلق عقائد اور اصولِ دین سے نہ ہو اور وہ قرآن وحدیث سے اجتہاد کے ذریعے اخذ کیے جائیں۔ ان مسائل میں کسی امام مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے : جیسے امام کے پیچھے قراۃ نہ کرنا، تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنا، آمین آہستہ کہنا ، قراۃ سے پہلے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ آہستہ پڑھنا، نماز جنازہ میں قراۃ نہ کرنا۔

وہ مسلمان جس کے لئے تقلید ضروری ہے

ہر ایسا شخص جس میں اجتہاد کرنے کی صلاحیت نہیں ، چاہے وہ عالم ہے یا کوئی عام مسلمان، اس کے لئے تقلید ضروری ہے۔

(خلاصة التحقيق في بيان حكم التقليد ص ٦)

قرآن مجید سے تقلید کا ثبوت :

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے۔

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی اور انکی جو تم میں سے صاحبِ حکم ہیں ۔

(القرآن سورة النساء آيت ٥٩)

سورۃ النساء میں ہے :

﴿ وَلَوْ رَدُّوْهُ إِلَى الرَّسُوْلِ وَ إِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ ﴾

اور اگر وہ رسول کی طرف اور اپنے ان حکم والوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور جان لیتے اس کی حقیقت، وہ لوگ جو اس کی کوشش کرتے ہیں۔

(القرآن سورۃ النساء آیت ۸۳)

سورۃ الأنبیاء میں ہے :

﴿ فَاسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾

دریافت کرو تم اہل علم سے اگر تم کو علم نہیں۔

(القرآن سورۃ النحل آیت ۴۳، سورۃ الأنبیاء آیت ۷)

یہ آیات مبارکہ "تقلید" کے واجب ہونے کے بارے میں بہت واضح دلیل ہیں۔ مفسرین کرام کے مطابق۔ اُولِی الْاَمْر۔ اَهْلَ الذِّكْر اور مُسْتَنْبِطِیْن سے مراد علماء اور مجتہدین ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ جو شخص اولوالامر، اهل ذکر اور اِسْتِنْبَاط کرنے والوں میں سے نہیں اس کے لئے تقلید ضروری ہے۔

امام صاوی تفسیر الصاوی علی الجلالین میں فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ یعنی حنفی۔ مالکی۔ شافعی اور حنبلی مذہب کے علاوہ کسی اور کی تقلید جائز ہی نہیں اور جو ان مذاہب سے خارج ہے۔ وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ﴾